آٹھواں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ 6 اگست 2008

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد (اوکاڑہ) میں ڈاکٹر و دیگر سٹاف کی غیر موجودگی اور دیگر مسائل

*41: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں عرصہ دراز سے کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر، وارڈ بوائے، چوکیدار، نائب قاصد اور مالی نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2002 تا 2007 اس بنیادی مرکز صحت کے لئے کوئی گرانٹ فراہم نہ کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی چاردیواری اور تمام رہائشی کوارٹر مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں نیز عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ضروری سامان دروازے، کھڑکیاں، سامان بجلی پنکھے اور فریج وغیرہ چوری ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے مندرجہ بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 18 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 26 اپریل 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) حال ہی میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور چوکیدار تعینات کر دیا گیا ہے جب کہ ڈسپنسر، دائی اور نائب قاصد پہلے سے ہی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مالی اور وارڈ بوائے کی پوسٹ کسی بنیادی مرکز صحت میں منظور شدہ نہ ہیں۔

(ب) مالی سال 2002 تا 2007 میں مینٹیننس اور ریپیئر کے تحت وقتاً فوقتاً مرمت کا کام ہوتا رہا ہے اور اب ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت مکمل رینوویشن کا کام این ایل سی کو تفویض کر دیا گیا ہے اور جلد ہی متعلقہ بنیادی مراکز صحت کی مکمل ریپیئر اور رینوویشن کا کام شروع ہو جائے گا۔

(ج) مذکورہ بنیادی مرکز صحت کی چاردیواری اور کوارٹر قابل مرمت ہیں جس کی رینوویشن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جلد شروع ہو جائیگی محکمہ صحت حکومت پنجاب نے ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت رواں مالی سال 2007 تا 2008 میں 85 ملین روپے رورل ہیلتھ سنٹروں اور بنیادی مراکز صحت کی مرمت اور سہولیات کی کمی کو دور کرنے کے لئے مختص کئے ہیں اور این ایل سی کے ذریعے ان اداروں کی مرمت کا کام جاری ہے۔ یکے بعد دیگرے تمام مراکز صحت کی مرمت کا کام مکمل کیا جائے گا۔ وہاں پر بجلی، پنکھے وغیرہ موجود ہیں۔ آج سے کئی سال پہلے چوری کا ایک واقعہ ہوا تھا جس کی ایف آئی آر درج ہے۔ مزید وہاں پر ای پی آئی کی فریج موجود ہے اور مریضوں کو ادویات مل رہی ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مندرجہ بالا بنیادی مرکز صحت کی مکمل رینوویشن اور مرمت بذریعہ این ایل سی جلد شروع ہو جائیگی۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

پنجاب میں ٹراما سینٹرز کی تعداد اور دیگر تفصیل

52: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجاب میں اس وقت کتنے ٹراما سینٹرز قائم کئے جا چکے ہیں ان میں کتنے کوالیفائیڈ ٹراماٹولوجسٹ ہیں۔ ان ٹراما سینٹرز کے قیام اور ان کو چلانے پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 5 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

پنجاب میں اس وقت پانچ(5) ٹراما سینٹرز کام کر رہے ہیں۔ 1-سروسز ہسپتال لاہور، 2-جناح ہسپتال لاہور، 3-الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، 4-نشتر ہسپتال ملتان، 5-بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور

اس وقت صرف جناح ہسپتال لاہور میں ایک ڈگری ہولڈر کوالیفائیڈ ٹراماٹولوجسٹ ہے۔ خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

نشتر ہسپتال ملتان: 81.076 ملین روپے

جناح ہسپتال لاہور 80.000 ملین روپے

بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور 120.000 ملین روپے

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد 80.000 ملین روپے

سروسز ہسپتال لاہور 389.613 ملین روپے

کل رقم: 750.689 ملین روپے

اس کے علاوہ ضلع شیخوپورہ فتح پور ضلع لیہ اور لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں 195.597 ملین روپے سے ٹراما سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 27.06.08)

پنجاب میں 1973 اور 1993 میں قائم کی گئی پیپلز فارمیسیز کی موجودہ صورتحال و دیگر تفصیل

*54: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1973 اور پھر 1993 میں قائم کی گئی پیپلز فارمیسیز (Peoples Pharmacies) پنجاب میں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ حکومتی اداروں کے طور پر چلائی جا رہی ہیں یا انہیں ٹھیکے پر دے دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں کے اندر یا باہر موجود پیپلز فارمیسیز مریضوں کو Discounted Price پر ادویات مہیا نہیں کر رہی ہیں؟

(د) ٹھیکے پر دی گئی فارمیسیز کن شرائط پر پرائیویٹ اداروں، دوکانداروں یا افراد کے حوالے کی گئی ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 6 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے مگر ان کا نام فارمیکس فیئر پرائس شاپس (Pharmax Fair price Shops) ہے۔ یہ 19-03-1995 سے سیکرٹری ہیلتھ اور متعلقہ کمپنی کے مابین معاہدہ کے تحت کام کر رہی ہیں۔ مزید یہ صرف چند ضلعی ہسپتالوں جن میں شیخوپورہ، میانوالی، منڈی بہاؤالدین، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور جہلم میں چلائی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ حکومتی اداروں کے طور پر نہیں چلائی جا رہی ہیں ان کو 20 سال کے ٹھیکے پر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ یہ نیشنل کمپنی پر 15 فیصد، ملٹی نیشنل کمپنی پر 10 فیصد اور امپورٹڈ ادویات پر 5 فیصد ڈسکاؤنٹ دینے کی پابند ہیں۔

(د) یہ فارمیسیز ان شرائط پر پرائیویٹ اداروں کے حوالے کی گئی ہیں۔ 1- 24 گھنٹے ادویات کی فراہمی، 2-معیاری ادویات کی ڈسکاؤنٹ پرائس پر فراہمی 3-کوالیفائیڈ فارماسسٹ کی زیر نگرانی ادویات کی فروخت وغیرہ۔

(تاریخ وصولی جواب 27-06-08)

لاہور-پی پی 144 میں قائم ڈسپنسریوں کی تعداد و تفصیل

*82: جناب وسیم قادر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 144 لاہور میں میڈیکل ڈسپنسریز کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان میڈیکل ڈسپنسریز میں مناسب سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں، وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹروں نے اپنے پرائیویٹ کلینک کھول رکھے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنی ڈیوٹی صحیح طریقہ سے انجام نہیں دے رہے، کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں وضاحت بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 20 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 144 لاہور میں سابقہ ایم سی ایل کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل ڈسپنسریاں قائم کی گئی تھیں جو کہ اب سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے تحت کام کر رہی ہیں۔

1۔ بیگم پورہ ڈسپنسری

2۔ بھوگیوال ڈسپنسری

3۔ بھوگیوال ہومیو ڈسپنسری

(ب) درست نہ ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں وافر مقدار میں ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ جنوری 2007 تا دسمبر 2007 میں 8008 مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں سابقہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور (ایم سی ایل) کے زیر انتظام ڈسپنسریوں میں تعینات جن ڈاکٹروں نے پرائیوٹ کلینک کھول رکھے ہیں۔ جہاں وہ شام کے وقت مریض دیکھتے ہیں نتیجتاً قانونی تقاضا کے مطابق ان ڈاکٹروں کو نان پریکٹس الاؤنس (این پی اے) نہیں دیا جاتا۔

(تاریخ وصولی جواب 27-06-08)

لاہور-سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹس میں بستروں کی تعداد و دیگر تفصیل

*100: جناب میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں موجود کون کون سے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹس موجود ہیں، ان میں بستروں کی تعداد کیا ہے، ہر ہسپتال کی علیحدہ علیحدہ فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) ان ہسپتالوں میں جلے ہوئے مریضوں کے داخلے کی اوسط تعداد کیا ہے؟

(ج) جلے ہوئے مریضوں کو علاج کے حوالے سے سرکاری ہسپتالوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 17 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) لاہور میں فی الوقت صرف میو ہسپتال لاہور میں ایک باقاعدہ برن یونٹ موجود ہے۔ ہسپتال میں بستروں کی تعداد 12 ہے۔

(ب)ایک وقت میں تقریباً3 سے 4مریض ہوتے ہیں یعنی کہ Bed Occupancy rate 35 فیصد سے 40فیصد تک ہے۔

(ج) جلے ہوئے مریضوں کی نبض اور سانس کو جدید Pulse Oximeters کے ذریعے مانیٹر کیا جاتا ہے اور جدید Reconstructive سرجری کی سہولت بھی میسر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27-06-08)

ضلع رحیم یار خان و ضلع گجرات میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*123: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی تعداد کیا ہے؟

(ب) ضلع گجرات میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں آر ایچ سی اور بی ایچ یو کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے؟

(د) اگر جزو "ج" کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ضلع میں متذکرہ ہیلتھ سنٹروں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے بڑھانے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 26اپریل 2008 تاریخ ترسیل 14مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت 19 آر ایچ سی اور 106 بی ایچ یو کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع گجرات میں اس وقت کل 9 آر ایچ سی اور 89 بی ایچ یو کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں آبادی کے لحاظ سے مراکز صحت کی تعداد مناسب ہے۔ اس لئے کہ اس ضلع میں یونین کونسلز کی تعداد 122 ہے جب کہ 125 مراکز صحت موجود ہیں۔ان میں 106 بنیادی مراکز صحت اور 19 دیہی مراکز صحت شامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 27-06-08)

صوبہ پنجاب میں ذہنی امراض کے علاج کے لئے اداروں کا قیام و دیگر تفصیل

*129: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ذہنی امراض کے علاج کے لئے حکومت کے زیر اہتمام چلنے والے ادارے کتنے ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں کیا آئندہ نئے ادارے بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے، تو یہ ادارے کہاں بنائے جائیں گے؟

(ب) موجودہ اداروں میں ایک سال میں داخل ہونے والے مریضوں کی اوسط تعداد کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 29اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ذہنی امراض کا سب سے بڑا ادارہ انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور ہے اس میں کل بستروں کی تعداد 1400 ہے۔اس کے علاوہ صوبہ کے تمام میڈیکل کالجز کے ساتھ منسلک ہسپتالوں میں ذہنی امراض کے یونٹس (Psychiatry Ward) کام کر رہے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

لاہور میں جنرل ہسپتال، میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، گنگارام ہسپتال، راولپنڈی میں ہولی فیملی ہسپتال، فیصل آباد میں الائیڈ ہسپتال، ملتان میں نشتر ہسپتال اور بہاول پور میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں ذہنی امراض کے یونٹس کام کرتے ہیں۔

(ب) آئی ایم ایچ لاہور میں آوٹ ڈور میں آنے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 15000 اور داخل ہونے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 4000 ہے۔اسی طرح صوبے کے تمام سرکاری میڈیکل کالجز سے منسلک ہسپتالوں میں سائیکائیٹری وارڈز (Psychiatry Wards) میں آوٹ ڈور میں معائنہ کروانے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 36000 اور سائیکائیٹری وارڈز (Psychiatry Wards) میں داخل ہونے والے مریضوں کی سالانہ اوسط تعداد 5000 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27-06-08)

ضلع رحیم یارخان /گوجرانوالہ میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی کا آبادی کے تناسب سے قیام کا مسئلہ

*169: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی کہاں کہاں قائم ہیں اور یہ کب قائم کئے گئے؟

(ب) ضلع گوجرانولہ میں کتنے بی ایچ یو اور آر ایچ سی کہاں کہاں کب سے قائم ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ان دونوں اضلاع میں بی ایچ یو اور آر ایچ سی آبادی کے تناسب سے قائم کئے گئے ہیں اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 5 مئی 2008 تاریخ ترسیل 28 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں اس وقت 19 آر ایچ سی اور 104 بی ایچ یو کام کر رہے ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں اس وقت کل 9 آر ایچ سی کام کر رہے ہیں اور ایک زیر تعمیر ہے۔ 88 بی ایچ یو کام کر رہے ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دونوں اضلاع میں آر۔ایچ۔سی اور بی ایچ یو آبادی کے تناسب سے قائم کئے گئے ہیں۔کیونکہ ہر یونین کونسل میں ایک بی ایچ یو اور دیہی ترقیاتی مرکز / تھانہ کی سطح پر آر۔ایچ سی کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27-6-08)

سرکاری ہسپتالوں میں HIV AIDS کلینک کی موجودگی وعلاج معالجہ کی تفصیلات

*188: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں ایچ آئی وی ایڈز کلینک یا یونٹ موجود ہیں ایوان میں ان ہسپتالوں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن سرکاری ہسپتالوں میں HIV/AIDs کلینک یا یونٹ موجود ہیں وہاں مریض بھی آتے ہیں اگر ہاں تو ہر ہسپتال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ HIV/AIDs کے مریضوں کے ٹیسٹ انتہائی مہنگے ہیں اس مرض سے متعلقہ تمام ٹیسٹوں اور ان کی فیس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ HIV/AIDS کے مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2008 تاریخ ترسیل 26 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب کے تمام بڑے سرکاری ہسپتالوں میں HIV AIDS کی تشخیص اور علاج معالجے کی سہولیات مندرجہ ذیل طریقوں سے مریضوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

1۔ہر ٹیچنگ اور تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں، ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں خواتین اور مرد مریضوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ کلینک برائے علاج جنسی امراض قائم کئے گئے ہیں۔جہاں پر HIV Aids کے مریضوں کا علاج بھی ہوتا ہے۔کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے جنسی بیماری ہے۔پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ان کلینکوں کو جنسی امراض کے لئے ادویات بھی فراہم کرتا ہے جو مریضوں کو مفت دی جاتی ہیں۔

2۔خاص HIV Aids کے علاج کے لئے جو تربیت یافتہ ڈاکٹروں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔میو ہسپتال، سروسز ہسپتال، شوکت خانم ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں سپیشل ہیلتھ کلینک بنائے گئے ہیں جہاں ایڈز کے مریضوں کا علاج ماہرین کرتے ہیں۔یہاں ایڈز کے علاج کی مخصوص دوائیاں اور دیگر ادویات موجود ہیں۔جو کہ مفت فراہم کی جاتی ہیں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اس طرح کے سینٹروں کی تعداد مرحلہ وار بڑھا رہا ہے۔عنقریب فیصل آباد اور ملتان میں اس طرح کے سینٹر کام شروع کردیں گے۔

(ب) خاص ایچ آئی وی ایڈز کے علاج کے لئے لاہور میں تین سپیشل ہیلتھ کلینک کام کر رہے ہیں۔مئی 2008 تک میو ہسپتال کے سینٹر پر 120 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی جن میں سے 50 مریضوں کو ایڈز کی مخصوص ادویات پر ڈالا گیا۔اسی طرح سروسز ہسپتال میں 33 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی اور ان میں 15 کو ایڈز کی مخصوص ادویات (اے آر ٹی) پر ڈالا گیا۔سپیشل کلینک، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال سرگودھا جس نے حال ہی میں کام شروع کیا ہے، وہاں پر 9 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی اور 3 مریضوں کو ایڈز کی ادویات دی جارہی ہیں۔شوکت خانم ہسپتال کا سینٹر جو کہ گورنمنٹ اور ڈونر کی سپورٹ سے چل رہا ہے وہاں پر 150 مریضوں کی رجسٹریشن کی گئی اور 90 کو (اے آر ٹی) مہیا کی جارہی ہے۔اسی طرح مئی 2008 تک کل 312 مریض رجسٹرڈ کئے گئے اور 158 مریضوں کو ایڈز کی مخصوص ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ HIV Aids کی تشخیص کے ٹیسٹ کافی مہنگے ہیں۔لیکن اس کے باوجود پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام اپنے مریضوں کو یہ سہولت مفت فراہم کر رہا ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق درج ذیل ریٹ مارکیٹ سے وصول کئے جا رہے ہیں:۔

ایچ آئی وی Rapid Test	300/-
ایچ آئی وی Elisa	300/-
CD 4 Count	1200/-
HIV Viral Load	8000/-

اس سلسلے میں پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، محکمہ صحت، حکومت پنجاب کے زیر اہتمام صوبہ بھر میں 12 سینٹر ہیں۔جو کہ HIV کے مفت سکریننگ ٹیسٹ کر رہے ہیں۔جہاں پر کوئی بھی شخص جا کر اپنا بلا معاوضہ ٹیسٹ کروا سکتا ہے۔دیگر 2 ٹیسٹ CD 4 Count اور Viral Load کے لئے درکار آلات سرکاری ہسپتالوں میں موجود نہیں ہیں۔جس کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے ڈونرز کے تعاون سے شوکت خانم ہسپتال سے معاہدہ کر رکھا ہے۔جس کے تحت سپیشل ہیلتھ سینٹروں سے

بھیجے گئے مریضوں کے یہ ٹیسٹ شوکت خانم ہسپتال میں بلا معاوضہ کئے جاتے ہیں-اس سہولت سے اب تک بے شمار مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں-

(د)اس میں کوئی شک نہیں کہ ایڈز کے تمام مریضوں کا علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے-مفت فراہم کی جانے والی سہولتوں میں ایڈز کی مخصوص ادویات،ایڈز کے دوران قوت مدافعت میں کمی کی وجہ دوسری ہونے والی بیماریوں کی ادویات اور تشخیصی ٹیسٹ ہیں-

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ اور اس کی روک تھام کی تفصیلات

*189: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کا ریکارڈ مرتب کیا جاتا ہے؟

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی روک تھام کے لئے کسی منصوبے پر عمل پیرا ہے؟

(د) اگر درج بالا جز و کا جواب اثبات میں ہے تو منصوبے کے بارے میں ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2008 تاریخ ترسیل 26 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں-یہ ریکارڈ یونین کونسل کے Death Register میں بھی ہوتا ہے اور لیڈی ہیلتھ ورکر بھی Covered Area میں یہ ریکارڈ بھیجتی ہیں جس کو Centrally کمپیوٹرائزڈ کیا جاتا ہے-

(ب) ایک سال سے کم عمر بچوں کی اموات کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں-

1-نمونیہ 2-اسہال 3-خون کی کمی 4-پیدائشی کم وزن 5-بچوں کی ٹی بی

6-پولیو 7-خناق 8-کالی کھانسی 9-یرقان 10-خسرہ 11-تشنج

(ج) چائلڈ سپیشلسٹ اور دوسرے ڈاکٹر تمام THQ/DHQ اور ٹیچنگ ہسپتالوں کی ایمرجنسی،آؤٹ ڈور/ان ڈور میں بچوں کے علاج معالجے کی خدمات مہیا کرتے ہیں- BHU/RHC کی سطح پر ڈاکٹر اور ایل ایچ او چھوٹے بچوں کی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں اور اگر مریض کو ضرورت ہو تو اس کو THQ/DHQ اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے-علاوہ ازیں محکمہ صحت نے متعدد پروگرام بھی شروع کر رکھے ہیں- جن کا مقصد جان لیوا بیماریوں سے بچاؤ اور لوگوں میں ان بیماریوں سے بچاؤ اور مناسب علاج کا شعور بیدار کرنا ہے-اس سلسلے میں محکمہ صحت کو بین الاقوامی ایجنسیوں بشمول ڈبلیو ایچ او،یونیسف،UNFPA وغیرہ کا تعاون بھی حاصل ہے-

(د)1- Expended Program of Immunization (EPI)

اس پروگرام کے تحت بچوں کو مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے لگائے جاتے ہیں-ان بیماریوں میں بچوں کی ٹی بی،پولیو،خناق،کالی کھانسی،تشنج،یرقان اور خسرہ شامل ہیں-علاوہ ازیں حاملہ عورتوں کو بھی ٹیکے لگائے جاتے ہیں-

2- National Program for FP & PHC

اس پروگرام میں بنیادی کردار لیڈی ہیلتھ ورکرز کا ہے-اس وقت پنجاب میں تقریباً 46000 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں-ان کا کام لوگوں کو فیملی پلاننگ کے بارے میں آگاہی دینا،لوگوں کو صحت عامہ کے بارے معلومات دینا اور حاملہ عورتوں میں خون کی کمی کا علاج تجویز کرنا-خوراک کی افادیت کے بارے میں بتانا،ماؤں کو Breast Feeding کی افادیت کے بارے

میں بتانا، بچوں کی چھوٹی موٹی بیماریوں مثلاً دست واسہال، نمونہ، نزلہ وزکام وغیرہ کے علاج کے بارے میں آگاہی دینا اور عوام میں صاف غذا اور صفائی کی افادیت کا شعور پیدا کرنا ہے-

3- National Maternal newborn & Child Health MNCH) Program

یہ Federal Funded Program ہے-اس کی مالیت 80.88 ملین ہے-یہ 35 اضلاع میں کام کر رہا ہے- اس کے تحت ہر ضلع میں ایک وقت میں 35 لڑکیوں کو کیمونٹی مڈوائف کا کورس کروایا جاتا ہے-اس کورس کا دورانیہ 18 ماہ ہے دوران کورس 3500 روپے وظیفہ دیا جاتا ہے-مڈوائف کی ٹریننگ کے بعد گاؤں کی سطح پر ان ٹرینڈ دائیوں کی جگہ یہ تربیت یافتہ مڈوائیوز کام کریں گی تاکہ زچہ وبچہ کو بہتر طبی معاونت وسہولت میسر آسکے-

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا انجیکشن مفت لگانے کا معاملہ

*196: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے ک

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں حکومت کی طرف سے مفت دوائیاں فراہم کرنے کی واضح ہدایات موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کتے کے کاٹنے کے بعد لگنے والا انجیکشن تمام سرکاری ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں مریضوں کو مفت لگانے کی ہدایات ہیں؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا تمام سرکاری ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا انجیکشن مفت لگایا جارہا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 7 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کی طرف سے تمام سرکاری ہسپتالوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے واضح ہدایات دی گئی ہیں-تمام ہسپتال ہر مریض کو پہلے 24 گھنٹوں میں ہر قسم کی دوائیاں مفت فراہم کر رہے ہیں-

(ب) تمام صوبائی ہسپتالوں میں Anti Rabies Vaccine مکمل طور پر مفت فراہم / لگائی جاتی ہے-

(ج) پنجاب کے تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں کتے کے کاٹنے کا ٹیکہ مفت لگایا جارہا ہے-ایسا نہ ہونے کی صورت میں متاثرہ مریض اپنی شکایت انتظامیہ کو کر سکتا ہے-

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو مفت دوائی فراہم کرنے کا مسئلہ

*215 میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کے لئے علیٰحدہ ڈیپارٹمنٹس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شوگر کے مریض کو اپنی ساری زندگی دوائیوں پر گزارنا پڑتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو ادویات مفت فراہم کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(د) اگر درج بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت شوگر کے مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 9 مئی 2008 تاریخ ترسیل 26 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) تمام سرکاری ہسپتالوں میں میڈیکل یونٹ / شعبہ جات قائم ہیں جہاں میڈیکل سپیشلسٹ تعینات ہیں جو شوگر اور اس سے متعلقہ بیماریوں کے علاج کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔تاہم چند تدریسی ہسپتالوں مثلاً سروسز ہسپتال لاہور میں باقاعدہ سپیشلائزڈ (Diabetic Clinic) قائم ہیں جہاں پر شوگر اور اس سے پیدا شدہ پیچیدگیوں کا موثر طریقہ سے علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے اس لئے کہ اس مرض کا کوئی مکمل علاج (Cure) نہ ہے۔

(ج) جی نہیں۔صوبے کے تمام ہسپتالوں میں دیگر ادویات کی طرح شوگر کی ادویات بھی بجٹ کے مطابق مریضوں کو مفت مہیا کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ لوکل پرچیز بجٹ سے بھی ان ادویات کی فراہمی کی جاتی ہے۔تاہم 100 فی صد فراہمی تاحال ممکن نہ ہے۔

(د) تمام ہسپتال اپنے مقررہ Resources سے تمام ضروری ادویات بشمول شوگر ادویات مریضوں کو ہر ممکن حد تک مفت مہیا کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

گنگارام ہسپتال میں ڈاکٹرز اور چند اہلکاران کو تین ماہ کی سپیشل تنخواہ دینے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

***223: چودھری عامر سلطان چیمہ، چودھری عبداللہ یوسف: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگارام ہسپتال کے ایم ایس اور بورڈ آف مینجمنٹ نے ڈاکٹر روف اے ایم ایس، سسٹر شمسہ بٹ، ھیڈ نرس رفعت، فارماسسٹ نیاز، شہزاد کلرک اور شوکت وارڈبوائے کو تین ماہ کی سپیشل تنخواہ دی، یہ تنخواہ کس قانون اور قاعدے کے تحت دی گئی، مذکورہ افسران و اہلکاران کو کتنی رقم سے نوازا گیا، تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام ملازمین صبح کے وقت مختلف پرائیویٹ کلینکس پر ڈیوٹی کرتے ہیں جبکہ ہسپتال میں مذکورہ اہلکاران کی ڈیوٹی شام کے وقت ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صبح کے وقت ڈیوٹی کرنے والے تمام سٹاف کی ڈیوٹی بہت مشکل ہوتی ہے اور مریضوں کا بہت زیادہ تعداد میں آنا جانا ہوتا ہے جبکہ سیکنڈ ٹائم مریضوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مذکورہ لوگوں کو تین بنیادی تنخواہیں غیر قانونی طور پر دی گئیں۔ جبکہ کام کرنے والے ملازمین جن میں پروفیسرز، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز، وارڈبوائز وغیرہ شامل ہیں، نظر انداز کر دیا گیا ہے؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملازمین کو دی گئی غیر قانونی رقوم کو واپس لینے اور ایم ایس و دیگر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 9 مئی 2008 تاریخ ترسیل 22 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ 2003 کے رول شیڈول V کی شق نمبر 25 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ کو فل پاورز ہیں کہ وہ اچھی کارکردگی کی بنا پر کسی بھی ملازم کو اعزازی تنخواہ دے سکے (رول کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مذکورہ افسران واہلکاران کو درج ذیل اعزازی تنخواہیں دی گئی ہیں:-

-1	ڈاکٹر عبدالرؤف	اے ایم ایس	دو بنیادی تنخواہیں	56000
-2	شمسہ بٹ	ہیڈ نرس	تین بنیادی تنخواہیں	48639
-3	رفت ناز	فارماسسٹ	تین بنیادی تنخواہیں	69000
-4	شہزاد	کلرک	تین بنیادی تنخواہیں	16020
-5	شوکت	وارڈ بوائے	تین بنیادی تنخواہیں	13710

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ یہ ملازمین صبح کے وقت پرائیویٹ کلینکس پر کام کرتے ہیں اور ان تمام ملازمین کی ہسپتال میں صبح کی ڈیوٹی ہے ماسوائے ہیڈ نرس شمسہ بٹ کے جو کہ ایوننگ شفٹ پر ہیں اور تسلی بخش کام کر رہی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ صبح کے وقت مریضوں کی آمد ورفت زیادہ ہوتی ہے۔

(د) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ 2003 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ کے پاس اعزازی تنخواہ دینے کا مکمل اختیار موجود ہے۔ مگر تین بنیادی تنخواہیں بطور اعزازیہ دینے کے اختیار و عمل کی قانونی درستگی کو جانچنے کے لئے محکمانہ چھان بین (Probe) کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

(ہ) محکمانہ چھان بین کے نتائج آتے ہی مناسب کارروائی کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

وہاڑی، پی پی 237 میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سینٹرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*225: جناب محمد نعیم اختر خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 237 ضلع وہاڑی میں کتنے بی ایچ یوز اور کتنے آر ایچ سینٹرز ہیں، ان کی تعداد اور مقام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سینٹرز میں ڈاکٹر اور دوسرا عملہ موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سینٹرز کی عمارات موجود ہیں؟

(د) اگر جزو "ب" اور "ج" کا جواب نفی میں ہے تو کیا محکمہ اس پر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 مئی 2008 تاریخ ترسیل 22 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف)پی پی 237 ضلع وہاڑی میں (14) بی ایچ یوز اور ایک رورل ہیلتھ سنٹر ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)پی پی 237 ضلع وہاڑی کے تمام چودہ بی ایچ یوز اور ایک رورل ہیلتھ سینٹر میں ڈاکٹر اور دوسرا عملہ موجود ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سینٹر کی عمارت موجود ہے۔

(د)۔ایضاً۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

صوبہ میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی تعداد و تفصیل

*233: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز ہیں اور ان میں کتنی لیبارٹریز ورکنگ کنڈیشن میں ہیں؟

(ب) ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کی منظوری کب ہوئی تھی؟

(ج) ملتان کی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کا سامان کب خریدا گیا تھا اور وہ سامان اس وقت کہاں اور کس کی تحویل میں ہے؟

(د) ملتان کی یہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز کب تک فنکشنل ہوں گی؟

(تاریخ وصولی 10 مئی 2008 تاریخ ترسیل 26 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب میں 2 ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز لاہور اور ملتان میں ہیں۔اس وقت صرف لاہور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

(ب) ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی منظوری ستمبر 1998 کو ہوئی تھی۔

(ج) ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کا ضروری سامان ایکوئپمنٹ، فرنیچر وغیرہ 03-2002 میں خریدا گیا تھا اور اس کو ملتان بھجوایا جا چکا ہے۔جو کہ ڈائریکٹر ڈرگ ٹیسنگ لیبارٹری ملتان دفتر سابقہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ملتان، موجودہ ای ڈی او (ایچ) ملتان کی تحویل میں ہے۔

(د) یہ لیبارٹری متعلقہ ماہرین کی عدم دستیابی کے باعث اب تک فعال نہیں ہو سکی محکمہ صحت بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ متعلقہ شعبہ کے ماہرین بھرتی کئے جائیں یا موجودہ فارماسسٹس کو تربیت دے کر ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کو چلانے کا بندوبست کیا جائے۔
بصورت دیگر اوپن مارکیٹ سے ماہرین کو بہتر مراعات کے ساتھ "کنٹریکٹ" پر بھرتی کر کے لیبارٹری کو چلایا جائے گا۔اس سلسلے میں جلد ہی فیصلہ کر کے عمل درآمد کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

انتقال خون کے مراکز اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*236:ڈاکٹر سامیہ امجد: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت سرکاری شعبہ میں کتنے انتقال خون کے مرکز ہیں، ان کی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے نیز یہ کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) سال 2007 میں ان مراکز میں کل کتنے افراد کا خون چیک کیا گیا؟

(ج) سال 2007 کے دوران کتنے افراد کا ہیپاٹائٹس اور ایچ آئی وی کے لئے خون کا ٹیسٹ کروایا گیا ہے اور کتنے نمونے positive آئے؟

(د) حکومت ایچ آئی وی اور ایچ سی وی کے تدارک کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 10 مئی 2008 تاریخ ترسیل 28 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) صوبہ پنجاب کے 35 اضلاع میں اس وقت انتقال خون کے 72 مراکز کام کر رہے ہیں۔ جن کی ضلع وار تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2007 میں 1181867 افراد کا خون ٹیسٹ کیا گیا۔

سال 2007 میں 445691 افراد نے رضاکارانہ طور پر خون کے عطیات دیئے جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2007 میں

HIV Test کی تعداد	463972
HBV Test کی تعداد	466123
HCV Test کی تعداد	466303
HIV Reactive (Positive)	111
HBV Reactive (Positive)	12647
HCV Reactive (Positive)	25531 جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے HIV/AIDs کے تدارک/روک تھام کے لئے پنجاب ایڈز پروگرام شروع کیا ہے۔

حکومت پنجاب نے ہیپاٹائٹس کے تدارک کے لئے Director General Health Services کے دفتر میں علیحدہ سیل کام قائم کیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

لاہور کے ہسپتالوں میں برن یونٹس کے فنڈز، استعمال و نتائج کی صورت حال

*256: جناب ظہیر الدین، چودھری مونس الہیٰ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میو ہسپتال لاہور اور سروسز ہسپتال لاہور میں کتنے جلے ہوئے مریض سال 2005-06 میں لائے گئے اور کتنے صحت یاب ہو کر واپس گئے؟

(ب) کیا متذکرہ برن یونٹس میں سٹاف اور آلات مطلوبہ تعداد میں موجود ہیں؟

(ج) برن یونٹس کی سکیم برائے توسیع مورخہ 2 فروری 1997 کو بھجوائی گئی تھی کیا وہ منظور ہو چکی ہے، اگر ہاں تو کتنے فنڈز موصول ہوئے ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا غریب اور مستحق مریضوں کے لئے کوئی اضافی فنڈز منظور ہو کر محکمہ کو مل چکے ہیں تو کتنے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟
(ہ) کیا ماڈل برن یونٹ کی کوئی سکیم زیر غور ہے، اگر ہاں تو کب تک منظور ہو جائے گی اور کتنی لاگت آئے گی؟
(و) لاہور کے علاوہ اور کس شہر میں برن یونٹ قائم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2008 تاریخ ترسیل 28 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت
(الف) میو ہسپتال لاہور میں سال 2005 میں کل 242 مریض داخل ہوئے جن میں سے 207 مریض صحت یاب ہو کر چلے گئے اور 35 مریض وفات پا گئے۔ سال 2006 میں کل مریض 244 داخل ہوئے جن میں سے 222 مریض صحت یاب ہو کر چلے گئے اور 22 مریض وفات پا گئے۔
(ب) اس برن یونٹ میں ڈاکٹروں اور عملہ کی تعداد تسلی بخش ہے۔ (لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تمام آلات بھی موجود ہیں۔ صرف Ventilators موجود نہیں ہیں جلد ہی موجودہ Ventilators کو مرمت کروالیا جائے گا اور ایک نیا Ventilator بھی فراہم کر دیا جائے گا۔ (آلات کی مکمل لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
(ج) میو ہسپتال کی طرف سے کوئی سکیم برائے توسیع موصول نہیں ہوئی ہے۔
(د) اس سلسلے میں معمول کے مطابق فنڈ دیئے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ زکوۃ اور بیت المال کے فنڈز سے بھی مستحق مریضوں کی امداد کی جاتی ہے۔
(ہ) لاہور میں فاطمہ جناح برن سنٹر، کے نام سے جناح ہسپتال لاہور میں ایک برن یونٹ تعمیر کیا جا رہا ہے اور اس پر تقریباً 893 ملین روپے کی لاگت آئے گی۔
(و) ملتان میں نشتر ہسپتال برن سنٹر اور

فیصل آباد میں الائیڈ برن سنٹر زیر تکمیل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

پی پی 144 لاہور میں لائسنس کے بغیر میڈیکل سٹورز

*262: جناب وسیم قادر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 میں اکثر میڈیکل سٹور بغیر لائسنس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر ادویات غیر معیاری فروخت ہو رہی ہیں جس سے مریضوں کی جان بھی جا سکتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان جعلی ادویات بیچنے والے میڈیکل سٹورز کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(د) حکومت میڈیکل سٹوروں کی ادویات کا معیار اور لائسنس کتنے عرصے بعد چیک کرتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 مئی 2008 تاریخ ترسیل 31 مئی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) ای ڈی او (ایچ) لاہور نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ پی پی 144 میں تمام میڈیکل سٹورز لائسنس یافتہ ہیں جبکہ صرف شالیمار ٹاؤن لاہور میں تقریباً 380 لائسنس یافتہ میڈیکل سٹور کام کر رہے ہیں۔

(ب) ای ڈی او (ایچ) لاہور نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اس حلقہ کے میڈیکل سٹورز پر مجموعی طور پر معیاری ادویات فروخت نہ کی جاتی ہیں۔ ڈرگ انسپکٹر شالیمار ٹاؤن نے سال 2007 میں 136 ادویات کے نمونے برائے تجزیہ حاصل کئے جن میں سے صرف 3 نمونوں کو غیر معیاری قرار دیا گیا جبکہ کسی دوائی کو جعلی قرار نہ دیا گیا۔

(ج) سال 2007 میں ضلعی کوالٹی کنٹرول بورڈ نے 32 میڈیکل سٹورز کے خلاف عدالتی کارروائی کرنے کے احکامات جاری کئے - جن میں سے ڈرگ کورٹ لاہور نے 20 کا فیصلہ سناتے ہوئے 339000 روپے جرمانہ عائد کیا باقی ماندہ کیس زیر سماعت ہیں

(د) قانون کے مطابق سال بھر میں ڈرگ انسپکٹر ہر میڈیکل سٹور کو چار بار چیک کرتا ہے اور سال کے آخر پر ڈرگ انسپکٹر کی رپورٹ پر لائسنس کی تجدید کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

لاہور۔شالیمار لنک روڈ پر واقع پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*407: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالیمار لنک روڈ تا مغل پورہ کینال روڈ تک کتنے پرائیویٹ ہسپتال ہیں تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں کبھی انسپکشن کا بندوبست کرتی ہے، اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) مذکورہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں محکمہ کا کوئی عمل دخل بھی ہے کہ نہیں، اگر نہیں تو کیوں وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) ان مذکورہ پرائیویٹ ہسپتالوں میں مریضوں کو دیکھنے پر فی کس، کس طرح اور کس حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا محکمہ صحت ان پرائیویٹ ہسپتالوں میں چیک اینڈ بیلنس کا کوئی ارادہ رکھتا ہے تاکہ عوام کو صحت کی بہتر سہولیات سے مستفید کیا جاسکے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2008 تاریخ ترسیل 18 جون 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس روڈ پر آٹھ ہسپتال موجود ہیں تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1-وجدان گائنی اینڈ چلڈرن ہسپتال

2-مشتاق ہسپتال

3- عارف ہسپتال

4- شہناز ہسپتال

5- لاہور میڈیکل سنٹر

6- علی ہسپتال

7- شالامار ہسپتال

8- عبیدہ سردار میموریل ہسپتال

(ب) پرائیویٹ ہسپتال محکمہ صحت کے دائرہ کار میں نہیں ہیں اس لئے ان کی انسپکشن نہیں کی جاتی۔

(ج) محکمہ صحت کا پرائیویٹ ہسپتالوں پر دائرہ اختیار نہیں ہے۔

(د) چونکہ نجی ہسپتال محکمہ صحت کے دائرہ کار میں نہیں آتے لہذا ان کے داخلی انتظامی معاملات کے بارے میں کوئی مستند اور حتمی رائے نہیں دی جاسکتی

(ہ) اس ضمن میں وفاقی وزارت صحت کے ساتھ مشاورت کی جارہی ہے اور جلد ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 28-06-08)

لاہور ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

4-اگست 2008 قائم مقام سیکرٹری